© rasailojaraid.com

پروفیسر مسرور حسین خان

حیاء

حیا ایک ایسی خوبی ہے جو انسان میں اس کے بچپن ہی سے فطری طور پر موجود ہوتی ہے، اگر انسان کی مناسب تعلیم و تربیت کی جائے۔ تو یہ خوبی بڑھتی جاتی ہے۔ اور اگر بُری صحبت مل جائے تو حیا ختم ہو جاتی ہے۔ اسلام نے اسی خوبی کی بقا اور ارتقاء کے لئے مناسب نگہداشت کا حکم دیا۔ مرد عورت کا خیال، نگاہیں نیچی رکھنا، بے حیائی کی باتوں کی اشاعت کی مخالفت، عریانی سے منع کرنا، یہاں تک کہ غسل خانہ میں بھی اس کی اجازت نہ دینا، اس لئے تاکہ آنکھیں شرمناک مناظر سے جھکی رہیں اور اگر تھوڑی تھوڑی بے حیائی کی جرأت بڑھتی رہے تو پھر وہ وقت جلد آجاتا ہے کہ انسان یکا بے حیا بن جاتا ہے۔

خاتم النبیین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی پوری حیات مقدسہ اور آپؐ کی تعلیمات مبارکہ اس بات کی نمونہ تھیں کہ آپؐ شرم و حیا کے پیکر تھے، صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی رائے یہ تھی کہ:۔

رسول اللہؐ پردہ نشین کنواری لڑکی سے بھی زیادہ شرمیلے تھے، آپؐ کے بچپن کا واقعہ ہے، جب خانہ کعبہ کی تعمیر نو کا کام جاری ہوا تو آپؐ بھی اینٹیں اٹھا اٹھا کر لا رہے تھے آپؐ کے چچا حضرت عباسؓ نے مشورہ دیا کہ اپنا تہبند کھول کر کندھے پہ رکھ لو تاکہ کندھا اینٹوں کی رگڑ سے محفوظ رہے، چنانچہ آپؐ نے ایسا کیا اور آپؐ پر بیہوشی طاری ہوگئی، جب ہوش آیا تو زبان مبارک پر میرا تہبند میرا تہبند کے الفاظ تھے۔

غور فرمائیے کہ وہ عمر جس میں عام بچے برہنہ رہنے میں کوئی عار محسوس نہیں کرتے اس عمر میں آپؐ کی حیا داری کی جو کیفیت تھی وہ اس واقعے سے صاف عیاں ہے۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے

"الحیاء شعبۃ من الایمان" حیاء ایمان کی ایک شاخ ہے

اور ایک دوسرے موقع پر آپؐ نے ارشاد فرمایا

حیا خیر کے علاوہ دوسری کوئی چیز نہیں دیتی۔

حیا کی خوبی انتہائی قابل تعریف ہے لیکن اس میں اگر بزدلی اور خوف کا عنصر شامل ہو جائے تو پھر ایسی خوبی نقصان دہ ثابت ہوتی ہے۔ اس لئے بات کے اظہار کو بے شرمی نہیں کہا جاتا۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں چھوٹی چھوٹی باتوں کا ذکر کیا ہے، جن کے بارے میں کفار اللہ تعالیٰ کی شان کے منافی سمجھ کر اعتراض کرتے تھے اللہ تعالیٰ کا ارشاد یہ ہے اگر بندوں کے فائدے کی بات ہوتی چاہے وہ کتنی ہی حقیر کیوں نہ ہو اللہ تعالیٰ اس کے کہنے سے نہیں شرماتے سورۂ بقرہ میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

ان اللہ لا یستحیٖ ان یضرب مثلاً ما بعوضۃ فما فوقھا

ترجمہ: اللہ کسی مثال کے بیان کرنے میں نہیں جھینپتا (چاہے وہ مثال) مچھر کی ہو یا اس سے بڑھ کر (کسی اور حقیر چیز کی ہو)

دوسروں کی ضرورت سے خاموش رہ جانا ایک قسم کی شرافت ہے، جو ایک لحاظ سے قابل تعریف ہے چنانچہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ایک شخص نہایت ہی شرمیلا تھا اور حیا دار تھا اور اس وجہ سے نقصان اٹھاتا تھا، اس کا بھائی اس پر ناراضگی کا اظہار کر رہا تھا۔ حضورؐ نے دیکھا تو فرمایا کہ اس پر غصہ نہ کرو کیونکہ حیا ایمان سے ہے۔

حضور اکرمؐ اسی فطری وصف کی وجہ سے اپنی تکالیف کا اظہار نہیں فرماتے تھے۔ لیکن اللہ تعالیٰ کو اپنے محبوب کے فطری حیا کی زیادتی پر خود احکام نازل فرمانے پڑے۔ چنانچہ قرآن کی بہت سی آیات اس بات پر شاہد ہیں۔ ایک واقعہ آپ کی توجہ کے لئے پیش کرتا ہوں۔

حضرت زینبؓ کی دعوت ولیمہ میں صحابہ کرامؓ کھانے کے بعد دیر تک بیٹھے باتیں کرتے رہے جس سے رسولؐ کو تکلیف ہو رہی تھی لیکن حیا اس کے اظہار میں مانع تھی۔ چونکہ لوگوں کا اس طرح جمع ہو کر بیٹھنا عام اخلاق اور بالخصوص آداب نبوت کے خلاف تھا۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے سورہ احزاب میں فرمایا:-

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ان ذالکم کان یوذی النبی فیستحی منکم واللہ لا یستحی من الحق

اس سے پیغمبر کو ایذا ہوتی تھی اور وہ تمہارا لحاظ کرتے تھے اور اللہ تو حق بات کے کہنے میں کسی کا کچھ لحاظ نہیں کرتا۔

اپنی ذاتی تکالیف کے لئے لوگوں کو اپنے پاس سے اٹھانا رسول اللہ کی خوش خلقی اور مروت کے خلاف تھا۔ اس لئے آپؐ کو اس سے شرم آتی تھی۔ تاہم اس طرح بیٹھ رہنا آداب مجلس کے خلاف تھا اس لئے خداوند تعالیٰ نے لوگوں کو منع کیا کہ اخلاق و آداب کی تعلیم دینے میں شرم و حیا کا موقع نہیں۔

یہی وہ حیا تھی جس نے اخلاق و آداب کی تعلیم کے مواقع پر صحابہ کرامؓ کو نہایت دلیر، بے جھجک اور آزاد بنا دیا تھا۔ ایک صحابیہؓ آپؐ سے ایک مسئلہ دریافت کرتی ہیں اور پوچھتی ہیں کہ یہ سوال عورت کی فطری شرم و حیا کے خلاف ہے۔ تاہم اسی شرعی حیا کی بنا پر سوال سے پہلے کہہ دیتی ہیں کہ یا رسول اللہؐ خدا حق بات سے نہیں شرماتا:

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں۔

انصار کی عورتیں کس قدر اچھی تھیں کہ دین کا علم حاصل کرنے سے ان کو حیا نہیں روکتی تھی۔ اور جس شخص کو کسی برے کام کرنے سے باک نہیں ہوتا۔ اس کا نام دلیری اور آزادی نہیں ہے بلکہ بے حیائی اور بے شرمی ہے کیونکہ یہی جذبہ حیا ہے۔ جو انسانوں کو برائیوں سے باز رکھتا ہے اگر یہ نہ ہو تو پھر بے حیا ہو کر انسان جو چاہے کر سکتا ہے اس کوئی نہیں روک سکتا۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے۔

اذا لم تستحی فاصنع ما شئت

اگر تم میں شرم و حیا نہیں جو چاہے کرو۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات و سیرت کے مطابق شرم و حیا کی دولت سے مالا مال کرے اور ان پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

© rasailojaraid.com